

گل فروش : پھول بیچنے والا۔

داغ کہن : عشق کا پرانا داغ۔

شرح :

قاعدہ ہے کہ جو دولت مند لوگ غریب ہو جائیں اور ان کا مال ہاتھ سے نکل جائے تو وہ ہمیشہ اس کھوئی ہوئی دولت پر فخر و ناز کیا کرتے ہیں کہ ہم کسی زمانے میں ایسے تھے، ایسے تھے اور ایسے تھے، وہی کیفیت میری ہے۔ میں بھی اب تک عشق و محبت کے پرانے داغوں کی آب و تاب اور چمک دمک کے پھول بیچ رہا ہوں یعنی میرا ناز و فخر بھی محبت کے پرانے داغوں پر ہے۔

دیکھیے شاعر کا کمال کہ ہاتھ سے گئے ہوئے مال کی تشبیہ پیش نظر رکھتے ہوئے داغ کہن کی گلفروشی نہ کہا، بلکہ شوخی داغ کہن کی گلفروشی کہا، یعنی محبت کے داغ پھولوں کی صورت میں نہیں بیچتا بلکہ ان کی شوخی بیچ رہا ہے کیونکہ داغ تو زرازدست رفتہ ہو گئے۔

۳۔ لغات - خمیازہ کھینچنا : انگڑائیاں لینا۔

بُتِ بیداد فن : وہ محبوب، جس کا عام طریقہ اور شیوہ ظلم و جور ہو، یعنی جس نے ظلم و جور کے فن میں کمال حاصل کر لیا ہو۔

خاک بھی نہیں : اس کے ایک معنی عام ہیں، دوسرے معنی محاورے کے ہیں، دونوں یہاں ٹھیک ٹھیک چسپاں ہوتے ہیں۔

شرح : میرے جگر کے شراب خانے میں خون کی شراب تو رہی ایک

طرف، مٹی بھی موجود نہیں یا یہ سمجھ لیجیے کہ کچھ بھی نہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ میرا ظالم و ستمگر محبوب انگڑائیاں لے رہا ہے اور اس پر خار طاری ہے، کیونکہ میرے جگر کے میخانے سے خون کی شراب پینے کا وہ عادی تھا۔ اب وہاں کچھ نہیں رہا تو اس پر نشے کے اتار کی حالت طاری ہو گئی۔

صاف مطلب یہ ہے کہ میرا محبوب جس ظلم و ستم کا عادی ہے، اس کا پورا

ہونا تو اب مشکل ہے۔ کیونکہ مجھ میں اب اتنی ہی طاقت ہی نہیں رہی کہ ظلم و ستم کا ساتھ دے سکوں۔